## سوال

عذر کے بغیر نمازوں کو جمع کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا کسی عذر کے بغیر نمازوں کو جمع کرکے پڑھنا جائز ہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عذر کے بغیر نمازوں کو جمع کرکے پڑھنا جائز نہیں ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

فَإِذَا اطمَأنَنتُم فَأَقيمُوا الصَّلوٰةَ ۚ إِنَّ الصَّلوٰةَ كانَت عَلَى المُؤمِنينَ كِتـٰبًا مَوقوتًا ﴿١٠٣﴾... سورة النساء

’’پھر جب خوف جاتا رہے تو (اس طرح سے ) نماز پڑھو (جس طرح امن کی حالت میں پڑھتے ہو) بے شک نماز کا مومنوں پر اوقات (مقررہ) میں ادا کرنا فرض ہے۔‘‘

اور اس لئے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے اوقات مقرر کرتے ہوئے ہر نماز کے لئے ایک مخصوص وقت کا تعین فرمایا ہے لہذا کسی شرعی عذر کے بغیر نماز میں تقدیم وتاخیر حدود الٰہی سے تجاوز ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَمَن يَتَعَدَّ حُدودَ اللَّهِ فَأُولـٰئِكَ هُمُ الظّـٰلِمونَ ﴿٢٢٩﴾... سورة البقرة

’’اور جو لوگ اللہ کی حدوں سے باہر نکل جائیں گے، وہ ظالم ہوں گے۔‘‘

نیز فرمایا :

وَمَن يَتَعَدَّ حُدودَ اللَّهِ فَقَد ظَلَمَ نَفسَهُ ... ﴿١﴾... سورة الطلاق

''اور وہ لوگ جو اللہ کی حدود سے باہر نکل جایئں گے '' وہ گناہ گار ہوں گے''

لہذا آدمی کو چاہیے کہ وہ ہر نماز کو اس کے وقت پر ادا کرے لیکن جب ضرورت ہو اور وقت پر پڑھنے میں بہت دشواری ہو تو پھر جمع کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ اس حالت میں آسانی

کے مطابق ظہر اور عصر کی نمازوں کو جمع تقدیم وتاخیر دونوں صورتوں میں ادا کرنا جائز ہے۔ نیز اس طرح مغرب اور عشاء کی نمازوں کو بھی آسانی کے مطابق جمع تقدیم وتاخیر کی صورت میں ادا کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

جمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین الظہر والعصر وبین المغرب والعشاء فی المدینۃ من غیر خوف ولا مطر (سنن نسائی)

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں کسی خوف اور بارش کے بغیر بھی ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازوں کو جمع کرکے ادا فرمایا۔''

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سلسلے میں جب پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کا اس سے ارادہ یہ تھا کہ امت کو حرج میں بتلا نہ کریں۔ یعنی ترک جمع کا حکم دے کر امت کو حرج ومشقت میں بتلا نہ کردیں۔ یہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے گویا اشارہ ہے کہ جمع کرنا صرف اسی وقت جائز ہے۔ جب جمع نہ کرنے کی صورت میں حرج اور مشقت ہو اس حدیث کے یہی معنی ہیں۔ لہذا انسان جب کسی شرعی عذر کے بغیر دو نمازوں کو جمع کرکے پڑھے گا۔ تو یہ نمازیں عند اللہ مقبول اور صحیح نہ ہوں گی۔ کیونکہ اس نے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے امر کے خلاف یہ عمل کیا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من عمل عملا لیس علیہ امرنا فہو رد

(صحیح مسلم کتاب الاقضیۃ باب نقض الاحکام الباطلۃ۔۔۔ح: 1718۔ وصحیح بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ باب رقم: 20)

''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا امر نہیں ہے تو وہ مردود ہے''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ

# ج1ص397

### محدث فتویٰ